S_1996_5_686_687

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس-سی-آر

یونین آف بھارت

بنام-

موہن سنگھ اور دیگران

9 ستمبر 1996

کے-راماسوامی اور جی-بی-پٹنائک، جسٹسز

آزادی پسندوں کی پنشن اسکیم-

پنشن کا دعوی-اس کی حمایت میں بنیادی ثبوت-ایک ایم ایل اے اور ایک شریک قیدی کا سرٹیفکیٹ کہ دعویداروں نے چھ ماہ قید گزاری تھی- جسے حکومت نے سمجھا-پایا کہ دعویدار مجاہد آزادی نہیں تھے-عدالت عالیہ نے مؤقف اختیار کیا کہ دعویداروں کی طرف سے پیش کردہ شواہد کے پیش نظر، انہیں مجاہد آزادی قرار دیا جانا چاہیے-اپیل ہونے پر، حکومت نے پہلے ہی دستاویزات پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ دستاویزات یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں تھیں کہ مدعا علیہان کو قید کا سامنا کرنا پڑا تھا-عدالت عالیہ نے اس سلسلے میں شواہد کی تعریف میں ملوث نہیں ہونا جو کہ حکومت کا کام ہے-

مکند لال بھنڈاری اور دیگر بنام یونین آف بھارت اور دیگران (1993)-3 ایس سی سی 2، پر انحصار کیا-

'دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کا دیوانی اپیل نمبر 12314-

1994 کے سی ڈبلیو پی نمبر 3790 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1.6.1995 کے فیصلے اور حکم سے-

اپیل کنندہ کی طرف سے این-این-گوسوامی، ہیمنت شرما اور پی-پرمیشورن-

جواب دہندگان کے لیے ایم-پی-جھا، سنجیو والیا، اے-کے-چوپڑا، انیل متل اور منوج سوروپ-

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی-

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکیل سنے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل یکم جون 1995 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے جو پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ نے 1994 کی دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 3790 میں دیا تھا۔ پہلا مدعا علیہ، جو خود کو مجاہد آزادی ہونے کا دعوی کرتا ہے، نے یکم اگست 1972 کو حکومت بھارت کی طرف سے بنائی گئی فریڈم فائٹرز پنشن اسکیم کے تحت پنشن کے لیے درخواست دی۔ اس کی چھ ماہ کی قید کی حمایت میں بنیادی ثبوت ایک ایم ایل اے اور شریک قیدی کے سرٹیفکیٹ پر مبنی ہے۔ اس سرٹیفکیٹ پر اپیل کنندہ حکومت نے پہلے کی ایک رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ کی ہدایات کے مطابق غور کیا تھا، اور یہ پایا گیا ہے کہ مدعا علیہ مجاہد آزادی نہیں تھا اور اس لیے وہ فریڈم فائٹرز پنشن اسکیم کے تحت پنشن کا حقدار نہیں تھا۔ مدعا علیہان نے موجودہ رٹ پٹیشن میں اس فیصلے کو دوبارہ چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں کہا ہے کہ مدعا علیہان کی طرف سے پیش کردہ شواہد کے پیش نظر انہیں مجاہد آزادی قرار دیا جانا چاہیے۔ اس کے مطابق، رٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی ہے۔ لہذا، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ عدالت مکنڈ لال بھنڈاری اور دیگر بنام یونین آف بھارت اور دیگران (1993) 3 ایس سی سی 2 (پیرا 6) نے ثبوت کی کافیت کے حوالے سے کہا تھا کہ اسکیم میں خود ان دستاویزات کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں حکومت کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔ اس عدالت لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ان دستاویزات کی جانچ پڑتال کرے جو درخواست کنندگان کے مطابق انہوں نے اپنے دعوے کی حمایت میں پیش کی تھیں، اور ان کی صداقت کا اعلان کرے۔ ایسا کرنا حکومت کا کام ہے۔ اس لیے ہم اسی کے مطابق ہدایت کریں گے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے سابقہ رٹ پٹیشن میں حکومت کو ہدایت دی تھی، اور اس کی تعمیل میں حکومت بھارت نے جواب دہندگان کی طرف سے بھروسہ کردہ دستاویزات پر غور کیا تھا اور حقیقت کے طور پر اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ یہ دستاویزات اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کافی نہیں ہیں کہ جواب دہندگان کو قید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ عدالت عالیہ نے شواہد کی تعریف پر اسے کافی پایا، جسے عدالت عالیہ شروع نہیں کر سکتی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کا حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ رٹ پٹیشن مسترد کردی جاتی ہے لیکن حالات کے تحت بغیر کسی قیمت کے۔

جی۔ این۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24